راؤ عبدالنعیم (بورے والا)

میڈیا اور دعوتِ اسلام

بنیادی طور پر میڈیا کی دو قسمیں ہیں۔ پیپر میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا۔ الیکٹرونک میڈیا کا جدید ترین اور سب سے زیادہ موثر ذریعہ انٹر نیٹ ہے۔ انٹر نیٹ کیا ہے؟ اسی سوال کے ضمن میں چند معروضات پیش خدمت ہیں۔

انٹر نیٹ دراصل کئی چھوٹے چھوٹے کمپیوٹر نیٹ ورک اور مواصلاتی نظام کا مجموعہ ہے۔ جس کے ذریعے لمحوں میں دنیا بھر کی معلومات حاصل کی جا سکتی ہیں اور اس نظام سے منسلک ہر کمپیوٹر والے سے رابطہ کیا جا سکتا ہے۔ انٹر نیٹ دنیا کا سب سے بڑا کمپیوٹر نیٹ ورک ہے۔ جس سے تقریباً ایک سو ساٹھ ملکوں کے پچاس ملین افراد براہ راست جڑے ہوئے ہیں۔ انٹر نیٹ مختلف نظاموں سے مربوط کرنے والا محض ایک مواصلاتی نظام ہی نہیں بلکہ اس کے ذریعے اپنے افکار و خیالات کی نشر و اشاعت عالمی پیمانے پر کی جا سکتی ہے۔ اپنے پیغام کو دنیا کے ہر فرد تک پہنچایا جا سکتا ہے۔ دوسروں کی فکر پر اثر انداز ہوا جا سکتا ہے اور ان کی ذہن سازی کی جا سکتی ہے۔ سائنس کے اس کرشمے نے جغرافیائی حدود کو بے معنی اور پوری دنیا کو گھر آنگن بنا دیا ہے۔ یہ نظام درحقیقت ایک ایسے انقلاب کا پیش خیمہ ہے۔ جو انسان کے طرز معاشرت کو بھی بدل کر رکھ دے گا۔

یوں لگتا ہے کہ اکیسویں صدی انٹر نیٹ کی صدی ہو گی۔ (انفارمیشن سپر ہائی وے) کے اس دور میں دعوت حق کے لیے اس کا منظم استعمال ناگزیر ہے۔ اس کے لئے درج ذیل طریقے اپنائے جا سکتے ہیں۔

عالمی نیٹ ورک:

انٹر نیٹ دنیا کی مشہور ترین اور سب سے زیادہ استعمال کی جانے والی سروس ہے۔ اس کے ذریعے معلومات نشر کرنے کے لیے ہوم پیج کام میں لایا جا سکتا ہے۔ جس میں متن آڈیو ویڈیو اور گرافکس کی شکل میں معلومات بھر دی جاتی ہیں۔ ہوم پیج کو پڑھنے کے لیے ایک خاص قسم کا پتہ ہوتا ہے۔ جس کو کمپیوٹر میں دیتے ہی تمام معلومات اس کمپیوٹر میں آ جاتی ہیں۔ ایسے ہوم پیج بھی بنائے جا سکتے ہیں۔ جن کے مخصوص حصے پر ان کا آپریٹر اپنے ملاحظات اور سوالات لکھ سکتا ہے۔ دعوت کے میدان کے سرگرم افراد اور تنظیمیں اس سروس کا استعمال یوں کر سکتی ہیں۔

۱۔ ہر زندہ زبان میں ایسے ویب پیجز تیار کیے جاتے ہیں۔ جن میں عقائد عبادات جدید ذہن میں اسلام کے تعلق سے جنم لینے والے شبہات اور اس پر کیے جانے والے تشفی بخش جواب عالم اسلام کو درپیش خطرات وغیرہ کے بارے میں مفصل معلومات ڈال دی جائیں۔

۲۔ ایسے ویب پیجز تیار کیے جائیں جن میں لوگوں کے ذہن میں اسلام کے بارے میں پیدا ہونے والے

سوالوں کو حاصل کرنے کا خاص انتظام ہو۔ تاکہ ماہرین اور تجربہ کار علماء کے پاس بھیج کر کتاب وسنت اور فقہ کی روشنی میں ان کا جواب معلوم کیا جاسکے۔

۳۔ حجرہ ہائے مذاکرہ پر مشتمل ایسے ویب تیار کئے جائیں۔ جن میں فوری مذاکرے کرانے کا اہتمام ہو۔

انٹرنیٹ پر اسلام کا مخالف محاذ:

دور حاضر میں اسلام کی دعوت پیش کرنے کے لیے اسلام کی واقفیت کے ساتھ ساتھ عصر حاضر کے تقاضوں سے مکمل آگہی بھی ناگزیر ہے۔ کیونکہ انٹرنیٹ کی حیثیت لسان العصر کی سی ہوگئی ہے۔ اس لئے دعوت کے میدان میں انٹرنیٹ کا منصوبہ بند اور دانشمندانہ استعمال وقت کی ضرورت ہوگیا ہے۔ اگر ہم نے یہ ضرورت پوری نہ کی تو اس کے بھیانک نتائج ہمیں صدیوں تک بھگتنے پڑیں گے۔ خصوصاً اس لئے بھی کہ باطل طاقتوں نے بڑی ہی ہوشیاری سے انٹرنیٹ پر اسلام اور مسلمانوں کے خلاف نفرت انگیز مہم چھیڑ رکھی ہے۔ الازہر کے سینٹر فار اسلامک اکانومی کے ڈائریکٹر جنرل کا بیان ہے۔ کہ اب تک انٹرنیٹ پر آنے والے ۷۲ ایسے پروگراموں کا پتہ چل چکا ہے جو اسلام کے خلاف غلط فہمیاں پھیلارہے ہیں۔ اس نفرت انگیز مہم کے حجم اور ابعاد کا اندازہ مندرجہ ذیل کی چند مثالوں سے لگایا جاسکتا ہے۔

۱۔ اگست ۱۹۹۷ میں امریکہ میں متعصب عیسائیوں نے ایک فورم تشکیل دیا اور اس کا نام تلوار کے مقابلے میں قلم رکھا۔ یہ فورم اسلام کے بارے میں انکشاف حقائق کے عنوان سے عربی انگریزی فرانسیسی اور ہسپانوی زبان میں انٹرنیٹ پر اپنا پروگرام پیش کرتا ہے۔ پروگرام کے عناوین کچھ یوں ہے اسلام کے مخفی چہرے کی نقاب کشائی اسلام کے بارے میں حقائق اور جعل سازیاں حقائق حیات قرآن کی نظر میں ہیبت ناک تعلیمات کیا آپ کسی مسلمان کی بیوی بننا پسند کریں گی۔

۲۔ امریکہ آن لائن انٹرنیٹ پر اپنی خدمات پیش کرنے والی سب سے بڑی کمپنی ہے۔ جس کے چینل ۲۵/۷ ستمبر ۱۹۹۷ء سے دو اسلام مخالف پروگرام شروع کئے گئے ہیں ان میں سے ایک کا آغاز تو آیت کریمہ وَإِن كُنتُمْ فِي رَيْبٍ مِّمَّا نَزَّلْنَا عَلَىٰ عَبْدِنَا فَأْتُوا بِسُورَةٍ مِّن مِّثْلِهِ

یعنی "قرآن کی شکل میں" جو کچھ ہم نے اپنے بندے (محمد صلی اللہ علیہ وسلم) پر نازل کیا ہے۔ اگر اس کے منزل من اللہ ہونے میں تمہیں شک ہے۔ تو اس جیسی ایک سورت ہی بنا لاؤ کے انگریزی ترجمے سے ہوتا تھا۔ اس کے بعد قرآنی آیات کے وزن پر نصرانی الفاظ سے بنی چار سورتیں پیش کی جاتی تھیں۔ مقصد یہ باور کرانا ہوتا تھا۔ کہ ان جعلی سورتوں کے ذریعے قرآن کے اس چیلنج کو قبول کرلیا گیا۔ ان سورتوں کے نام یہ ہیں۔ الایمان۔ التجسد۔ المسلمین۔ الوصایا پھر مسلمانوں نے احتجاجی خطوط لکھے تو کمپنی نے یہ دونوں پروگرام بند کر دیئے۔ مگر جیوسٹیز اور ٹرائی بورڈ نامی دو کمپنیوں کے چینلوں پر پھر وہی مجرمانہ حرکت کی۔ دوبارہ احتجاج کیا گیا تو ٹرائی بورڈ نے اپنے چینل پر نشر ہونے والے پروگرام کو بند کر دیا۔ لیکن جیوسیٹز نے کوئی نوٹس نہیں لیا۔

عالم اسلام کیا کرے؟

مسئلہ کے نزاکت کو سمجھنے کے لیے یہ دونوں مثالیں کافی ہیں۔ دعوت کے میدان میں اگر جلد

انٹرنیٹ کی منصوبہ بندی استعمال نہ کی گئی تو مسلمانانِ عالم کو اپنے دین و ایمان اور ملی تشخص کی خیر منانی پڑے گی۔ کیونکہ انفارمیشن سپر ہائی وے کے اس دور میں اس میڈیائی طوفان کا مقابلہ روایتی ذرائع ابلاغ سے ناممکن ہے۔ یہاں تو نامعلوم فرد یا گروہ کا سامنا ہے۔ اگر ہم ایک پروگرام بند کرواتے ہیں تو کئی دوسرے پروگرام شروع کر دیئے جاتے ہیں۔ اس لیے مثبت خطوط پر کام کرنے کی ضرورت ہے۔

۱۔ دعوت دین کے لیے انٹرنیٹ کے منصوبہ بند طرز استعمال کے بارے میں سنجیدہ سوچ اور انٹرنیٹ پر اپنے پروگرام پیش کرنے کی ضرورت ہے۔

۲۔ تمام دعوتی مراکز کو انٹرنیٹ سے جوڑنے کی کوشش کی جائے۔

۳۔ اس کے لیے باضابطہ کمپنیاں اور تنظیمیں بنائی جائیں بلکہ حکومتوں کو اس جانب متوجہ کیا جائے۔ کیونکہ یہ کسی فرد و حد کے بس کی بات نہیں۔

لائق تحسین اقدام:

انٹرنیٹ پر آنے والے اسلام مخالف مذکورہ پروگراموں کا اتنا فائدہ ضرور ہوا کہ انٹرنیٹ کی افادیت اور بے پناہ تاثیر سے مسلمانانِ عالم بخوبی واقف ہو گئے۔ اور خوشی کی بات یہ ہے کہ بعض اسلامی تنظیموں اور حکومتوں نے اس سمت میں پیش قدمی شروع کر دی ہے۔ اس میدان میں پہل کرنے کا شرف سعودی عرب کو حاصل ہے۔ گذشتہ حج سے پہلے ہی ٹیلیویژن کمپنی سی این این اور بی بی سی لندن کے اسٹار ٹی وی سے سعودی حکومت نے یہ معاہدہ کیا۔ کہ تجربے کے طور پر حج کے تمام مناظر کو پوری دنیا میں ٹی وی پر دکھایا جائے۔ بعد میں رفتہ رفتہ اس کی مدت بڑھا دی ہے۔ اس قطر میں "خدمت الاسلام علی الانٹرنیٹ" نامی ایک پراجیکٹ ڈاکٹر حامد انصاری کی نگرانی میں شروع ہو رہا ہے۔ یہ پراجیکٹ پہلے عربی انگریزی ملاوی اور پھر تمام زندہ زبانوں میں انٹرنیٹ پر اپنے پروگرام پیش کرے گا۔ اس میں غیر مسلموں نو مسلموں اور فتاویٰ کے لیے الگ الگ چینل قائم کیے جائیں گے۔ موثر اسلوب میں جاذب معلومات کی تیاری کے لئے متخصصین کی ایک کمیٹی تشکیل دی جائے گی۔ ڈاکٹر محمد عبدہ یمانی کی صدارت میں اقراء نامی ایک فلاحی ادارے نے بھی اعلان کیا ہے کہ وہ انٹرنیٹ پر "اعلام الاسلام" یعنی (مشاہیر اسلام) کے نام سے ایک پروگرام پیش کرنے کا ارادہ رکھتا ہے۔ اس کا ہیڈ کوارٹر شیکاگو میں ہے۔ انٹرنیٹ پر اسلام اور مسلمانوں کے بارے میں معلومات فراہم کرنے کے لیے ترکی کی ایک اسلامی تنظیم "موسسۃ الموسعۃ الاسلامیہ" کے تعاون سے ایک بڑا پروجیکٹ شروع کرنے جا رہی ہے۔ پاکستان اور جنوبی ایشیاء کی حکومتوں اور اسلامی تنظیموں کو میں اپیل کرتا ہوں کہ دور حاضر کے انٹرنیٹ کی افادیت اور مسلمان مخالف پراپیگنڈے کے ذہن کو سامنے رکھ کر ایسے پروگرام تشکیل دیئے جائیں۔ اور جمہوریت جو سراسر اسلام کا مخالفانہ نظام ہے۔ جس کا بانی مشرک افلاطون ہے۔ ایسے نظام ہائے ریاست حکومت پر اسلامی حوالوں سے کاری ضربیں لگائی جائیں تاکہ عالم اسلام اس ناپاک اور ظالمانہ نظام سے چھٹکارا حاصل کر سکے۔

دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ ان تنظیموں کو اپنے اپنے مقاصد میں کامیاب کرے۔ (آمین)